افغانستان کی صورت حال

کابل سے بڑی تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ عارضی جنگ بندی ہوئی ہے۔ جلد ہی بندوق کی گولیوں اور توپوں کے گولوں کی گھن گرج سے یہ جنگ بندی ٹوٹ جاتی ہے اگرچہ موجودہ افغان لیڈر کابل اور باقی ماندہ ملک کو ایک بھیانک خوں ریزی سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں افغانستان کی ۱۴ برس کی خوں ریز جدوجہد میں تقریباً ۲۰ لاکھ افغانی شہید ہوئے اور اربوں روپے کا مالی نقصان ہوا۔

افغانستان کی باگ ڈور اس وقت ۵۱ رکنی کونسل کے سپرد ہے۔ اس کے صدر پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی ہیں۔ آپ قاہرہ کی اسلامی یونیورسٹی الازہر سے فارغ التحصیل ہیں سالہاسال تک دینیات کے پروفیسر کے طور پر کابل یونیورسٹی میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ اس وقت کابل پر عملاً احمد شاہ مسعود وزیر دفاع کی حکومت ہے۔ افغانستان میں نجیب اللہ کی معزولی اور مجاہدین کی عبوری حکومت قائم کرانے میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ تیسرے بڑے راہنما گلبدین حکمت یار پاکستان سے کابل پہنچ چکے ہیں۔ تاہم پروفیسر مجددی اور احمد شاہ مسعود ابھی تک انہیں منانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ احمد شاہ مسعود نے کابل کو حتی الامکان خانہ جنگی سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ گلبدین حکمت یار جنہیں پاکستان اور امریکہ کی حمایت حاصل رہی ہے۔ اس پر ناخوش ہیں کہ انہیں اقتدار میں اتنا حصہ نہیں دیا جا رہا ہے جس کے وہ مستحق ہیں یہ اس پر زور دے رہے ہیں کہ جنرل دوستم اور ۲۰ ہزار جوانوں پر مشتمل ان کی ملیشیا کو کابل سے نکالا جائے۔ اور یہ شمالی افغانستان میں اپنے مرکز کی طرف لوٹ جائے۔ بظاہر اس سے ان کا مقصد کابل کو ہر طرح کے سیاسی و فوجی دباؤ سے آزاد رکھنا ہے۔ تاہم پروفیسر مجددی اور احمد شاہ مسعود نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

جنرل دوستم اور احمد شاہ مسعود ایک ہیں۔ یہی بات گلبدین حکمت یار کو ناپسند ہے۔ پروفیسر بڑے صاف گو انسان ہیں، ان کا دم غنیمت ہے اہل کابل انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دیکھئے اقتدار کی اس کشمکش کا انجام کیا ہوگا۔ کیا وہ افغانستان کی موجودہ ڈانواڈول